93145 ـ پردہ کی ممانعت ہو تو عورت کام اور ضروریات پوری کرنے کے لیے کیسے جائے

سوال

میرا سوال پردہ کے متعلق ہے، ہمارے ملك میں پردہ کرنے کی ممانعت ہے، اور عورت کے ساتھ بہت برا سلوك کیا جاتا ہے، اس پر مستزاد یہ کہ عورت کے لیے ملازمت منع ہے، اور وہ کئی ایك جگہوں مثلا پولیس اسٹیشن .... میں پردہ اتارے بغیر داخل نہیں ہو سکتی، اور خاص کر جب ہماری ضروریات پوری کرتے وقت اور ملازمت میں بھی پردہ اتارنا پڑتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورت کا غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے باپرد ہو کر آنا فرض ہے، یہ محکم فریضہ ہے جس پر کتاب و سنت اور اجماع دلالت کرتا ہے، لہذا کسی بھی شخص کے لیے اس کی مخالفت کرنی جائز نہیں، اور اس حکم پر عمل کرنے والی عورت کو بھی کوئی شخص منع کر سکتا ہے، جو شخص بھی ایسا کریگا وہ اللہ تعالی کے حکم کا مخالف ہے، اور اللہ کی شریعت کے خلاف جنگ کرنے میں مشغول ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور (دیکھو) کسی بھی مومن مرد اور عورت کو اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے بعد اپنے امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا تو وہ واضح اور صریح گمراہی میں پڑ گیا الاحزاب (36).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

اور جو کوئی بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کریگا، اس کے بعد کہ اس کے لیے ہدایت واضح ہو چکی، اور وہ مسلمانوں کے علاوہ کسی اور کے طریقہ پر چلےگا ہم اسے اسی طرف پھیر دینگے جس طرف وہ پھرا ہے، اور اسے جہنم میں ڈال دینگے، اور یہ بہت ہی بری جگہ ہے النساء (115).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

سو اللہ کی قسم یہ مومن ہو ہی نہیں سکتے جب تك كہ وہ آپ كو اپنے مابين ہونے والے اختلاف میں فیصل نہ مان لیں، اور پھر آپ كے فیصلہ كے متعلق اپنے نفس میں كوئی تنگی محسوس نہ كریں، اور اسے مكمل تسلیم نہ كر لیں النساء (65).

دوم:

كسی بھی عورت كے لیے اس فرض كی ادائیگی میں كوتاہی كرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس كے لیے اپنے بدن كا كوئی حصہ ظاہر كر كے گھر سے باہر نكلنا جائز ہے، لیكن اگر كوئی ایسی مجبوری ہو اور اضطراری حالت ہو جو حرام كو مباح كر دے مثلا اسے پولیس اسٹیشن طلب كیا جائے، اور اس كے لیے وہاں جائے بغیر كوئی چارہ نہ ہو، اگر نہ جائے تو اس كے نتیجہ میں اس كی جان یا مال میں كوئی معتبر خرابی پیدا ہو تو پھر ایسا ہو سكتا ہے.

لیكن عورت كا ملازمت كے گھر سے نكلنے میں عرض یہ ہے كہ اگر اس كا خرچ اور نان و نفقہ برداشت كرنے ولا یعنی والد یا خاوند یا جس پر اس كا نان و نفقہ واجب ہوتا ہے موجود ہو یہ عورت ملازمت كے لیے باہر نكلنے پر مضطر نہیں، لہذا اگر ملازمت پر جانے كے لیے پردہ اتارنا پڑتا ہو تو اس كا ملازمت كرنا جائز نہیں.

مسلمانوں كو چاہیے كہ وہ اس سلسلہ میں ایك دوسرے كا تعاون كریں، اور مسلمان عورتوں كو اس طرح باہر نكلنے پر مجبور ہونے سے بچائیں جو معصیت و نافرمانی پر مشتمل ہو، اور یہ اس طرح ہو سكتا ہے كہ ماں باپ اور رشتہ دار ان پر خرچ كریں، اور ان عورتوں كے لیے گھروں میں بھی كچھ ایسے مفید عمل پیدا كریں جو عورتیں گھروں میں ہی رہ كر سرانجام دیں، اور انہیں گھر سے باہر نكلنے سے مستغنی كر دیں جس كے نتیجہ میں انہیں اپنا پردہ اتارنا پڑے، اور پردہ كرنے سے انہیں باہر نكل كر اذیت كا سامنا كرنا پڑے.

اور یہ آدمی كے پردہ كو فرض سمجھنے پر موقوف ہے یعنی آدمی پردہ كی فرضیت كا قائل ہو تو پھر ایسا ہو سكتا ہے، وگرنہ اكثر لوگ تو اس كی پرواہ ہی نہیں كرتے كہ پردہ بھی كروانا ہے، اور نہ ہی پردہ كروانے كا اہتمام كرتے ہیں، اور كچھ تو ایسے بھی ہیں جو اپنی بیوی اور بیٹی كو ملازمت كروانے كی حرص ركھتے ہیں، اور كچھ ایسے بھی ہیں جو ملازمت كرنے والی عورت كے علاوہ كسی اور سے شادی نہیں كرتے، چاہے اس كی ملازمت پردہ نہ كرنے كی متقاضی ہو.

مردوں كی یہ كوتاہی اور جہالت اس مشكل كو حل كرنے میں مانع اسباب میں سب سے بڑا سبب ہے، اس لیے اس علم یعنی پردہ كی فرضیت كو نشر كرنے اور اس كی یاد دہانی كی كوشش، اور اس كی تربیت دینی چاہیے، تا كہ ہر شخص اپنے اہل و عیال كی عفت و عصمت كو محفوظ بنا سكے، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے كہ كل روز قیامت اس نے اپنے اہل و عیال كے متعلق اللہ عزوجل كو جواب دینا ہے كہ آیا اس نے یہ امانت پوری طرح ادا كی تھی یا كہ اس میں كوتاہی كی ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ تعالی جس بندے کو بھی کسی رعایا کا ذمہ دار اور حاکم بنائے تو وہ انہیں نصیحت و خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7150) صحیح مسلم حدیث نمبر (142).

بلکہ مسلمانوں پر متعین ہے کہ وہ اس برائی کو زائل کرنے کی کوشش کریں، اور اس سلسلہ میں جتنے بھی وسائل ہیں انہیں بروئےکار لائیں، چاہے وہ کمیٹیوں اور مجلس اور اداروں کی جانب سے ہوں یا کسی اور جانب سے تا کہ اس فتنہ اور خرابی کو اپنی عورتوں سے ختم کر سکیں، اور ہر مسلمان عورت پردہ کر سکے، اور اس فرض کی ادائیگی میں ناامیدی وغیرہ نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ بہت سے حقوق صبر اور کوشش سے حاصل ہو جاتے ہیں.

سوم:

جس پر سب راہ بند ہو جائیں، اور اس عورت کے لیے ملازمت کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہو، اور اس کا نان و نفقہ اور خرچ برداشت کرنے والا بھی کوئی نہ ہو، اور اس کے لیے اسے پردہ اتارنے پر مجبور ہونا پڑے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اگر تو وہ عورت اس علاقے اور ملك و شہر کو جہاں اس کے لیے اپنے دین کا ظاہر کرنا ممکن نہ ہو، اور اپنے پروردگار کے حکم پر عمل نہ کر سکتی ہو، چھوڑنا اور ہجرت کرنا ممکن ہو تو یہ اس پر واجب ہے.

ابن عربی رحمہ اللہ نے " احکام القرآن " میں ذکر کیا ہے کہ:

" دار الکفر سے دالاسلام کی جانب ہجرت کرنا فرض ہے.

اور اس جگہ سے بھی ہجرت کرنی فرض ہے جہاں بدعت عام ہو چکی اور پھیل چکی ہو، امام مالك رحمہ اللہ کہتے ہیں: کسی شخص کے لیے بھی ایسے علاقے میں رہنا حلال نہیں جہاں سلف پر سب و شتم کیا جاتا ہو "

" اور اس جگہ اور علاقے سے بھی جہاں حرام غالب ہو، کیونکہ ہر مسلمان شخص پر حلال کی تلاش فرض ہے "

دیکھیں: احکام القرآن (1 / 612).

اور بعض اوقات ہر کوئی ہجرت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا، اور نہ ہی یہ سب مسلمان عورتوں کے لیے حل ہو سکتا.

اس لیے جس عورت کو گھر سے نکلنے کی اشد ضرورت ہو، یا پھر اسے کچھ معاملات وغیرہ نپٹانے ہوں اور اس

میں باہر نکلنے کے لیے صرف چہرہ ننگا کرنے کی ضرورت ہو، تو ہم امید کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں.

لیکن واجب ضروری یہی ہے کہ اس مسئلہ اور مشکل کو مکمل حل کرنے کے لیے پوری تندہی سے کوشش کرنی چاہیے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور وہ اس طرح کہ بعض ذمہ داران کو پند و نصائح کر کے، اور اس دین اور شخص حق کا مطالبہ کر کے اسے حل کیا جائے.

اور مبلغین اور اہل علم کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے سامنے پردہ کی فرضیت بیان کریں، کہ یہ مسلمان عورتوں پر اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے محکم فرض ہے.

تعجب والی بات تو یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لڑائی اور جنگ اس پردہ کے خلاف ہے، جو عفت و عصمت اور طہارت و پاکیزگی کی علامت تھی، اور اس وقت جبکہ پردہ کے خلاف جنگ جاری ہے، اسی دوران ہم دیکھتے ہیں کہ بےپرد اور فاحشہ اور بازاری عورتوں کے لیے دروازے کھولے جا رہے ہیں.

لہذا مومن عورتوں سے گزارش ہے کہ وہ صبر کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا مال بہت مہنگا ہے، اور وہ دن آنے والا ہے جب اللہ تعالی کا دین باقی سب ادیان پر غالب ہو کر رہےگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ وہ اسے باقی ادیانوں غالب کر دے، چاہے مشرک لوگ اسے برا ہی جانیں التوبۃ (33).

اور اللہ سبحانہ و تعالی اپنے معاملہ کو پورا کرنے والا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ اس امت کو رشد و ہدایت نصیب فرمائے جس میں اطاعت و فرمانبرداری کرنے والوں کو مزید عزت حاصل ہو، معصیت و نافرمانی کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں، اور آپ اور باقی سب مسلمان عورتوں کو پردے کا اہتمام کرنے کی توفیق دے، اور بےپردگی اور فحاشی سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .